96667 ـ خاوند اور بيوى ايك ہى قبر ميں دفن كرنا

سوال

كيا ايك ہى قبر ميں خاوند اور بيوى كو دفن كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اكثر شافعى فقہاء اور حنابلہ كا مسلك يہى ہے كہ ايك ہى قبر ميں ايك سے زيادہ ميت دفن كرنا جائز نہيں، ليكن اگر ضرورت پيش آ جائے كہ شہداء كى كثرت ہو، يا پھر كوئى وبا پھيل جائے، يا آگ لگنے يا غرق ہونے كى بنا پر زيادہ افراد مر جائيں اور ہر ايك كو عليحدہ قبر ميں دفن كرنا مشكل ہو جائے تو اس وقت ايك ہى قبر ميں دو يا تين افراد كو دفن كرنا جائز ہے، ليكن مرد كے ساتھ عورت كو زيادہ شديد ضرورت كے بغير دفن كرنا صحيح نہيں، اور اگر ايسى حالت پيش بھى آجائے تو دونوں كے درميان مٹى كى آڑ بنائى جائيگى.

جابر بن عبد اللہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ جنگ احد كے مقتولوں ميں دفن كرتے وقت نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم دو آدميوں كو ايك ہى كپڑے ميں جمع كرتے اور فرماتے ان ميں ميں زيادہ قرآن كسے ياد ہے؟ جب ان ميں سے كيسى ايك كى طرف اشارہ كيا جاتا تو لحد ميں پہلے اسے اتارتے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميں روز قيامت ان كى شہادت دونگا، اور انہيں ان كے خون اور كپڑوں ميں ہى دفن كرنے كا حكم ديا، نہ تو انہيں غسل ديا گيا اور نہ ہى ان كى نماز جنازہ ادا كى گئى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1343).

ہشام بن عامر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ہم نے جنگ احد والے دن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے شكايت كى كہ:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم: ہمارے ليے ہر ايك شخص كے ليے عليحدہ قبر كھودنا بہت شديد مشكل ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" زيادہ گہرى كھودو اور اچھى طرح كھود كر ايك قبر ميں دو دو اور تين تين شخص دفن كردو "

صحابہ کرام نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم لحد میں اتارنے میں مقدم کسے کریں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے زیادہ قرآن یاد کیا ہو "

راوی کہتے ہیں کہ میرے والد ایك قبر میں تین افراد میں تیسرے تھے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2010) یہ الفاظ نسائی شریف کے ہیں، سنن ترمذی حدیث نمبر (1713) سنن ابو داود حدیث نمبر (3215) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بغیر کسی ضرورت ایك ہی قبر میں دو مرد اور دو عورتیں دفن کرنا جائز نہیں، سرخسی رحمہ اللہ نے ایسے ہی بیان کیا ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں، اور اکثر کی عبارت یہ ہے کہ: ایك قبر میں دو کو دفن نہیں کیا جائیگا، مصنف کی عبارت جیسی عبارت ہی بیان کی ہے، اور ایك جماعت نے صراحت کی ہے کہ ایك ہی قبر میں دو افراد کو دفن نہ کرنا مستحب ہے لیکن اگر کوئی ضرورت پیش آجائے اور کسی وبا یا انہدام اور غرق وغیرہ کی بنا پر اموات کی تعداد زیادہ ہو جائیں اور ہر شخص کو ایك قبر میں دفن کرنا مشکل ہو تو پھر دو یا تین یا اس سے زائد افراد کو مذکورہ حدیث کی بنا پر ایك قبر میں حسب ضرورت دفن کرنا جائز ہے.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: تو اس حالت میں قبلہ کی جانب پہلے افضل شخص کو مقدم کیا جائیگا، اور اگر مرد، بچہ اور عورت جمع ہو جائیں تو سب سے پہلے مرد کو اور پھر بچے کو اور پھر ہیجڑے کو اور پھر عورت کو رکھا جائیگا.

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: اور باپ کو والد ہونے کی حرمت کے پیش نظر بیٹے پر مقدم کیا جائیگا، چاہے بیٹا افضل ہو، اور ماں کو بیٹی پر مقدم کیا جائیگا، اور عورت اور مرد کو ایك ہی قبر میں نہیں جمع کیا جا سکتا، لیکن شدید قسم کی ضرورت کے پیش نظر ایسا کیا جاسکتا ہے، اور اس وقت دونوں کے درمیان مٹی کی آڑ بنائی جائیگی، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور مرد کو پہلے قبر میں رکھا جائیگا چاہے وہ بیٹا ہی کیوں نہ ہو "

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 247).

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ:

ایك قبر میں ایك شخص سے زیادہ افراد كو دفن كرنا صرف مكروہ ہے، مالكیہ كا مسلك یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایك روایت یہی ملتی ہے، اور اسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اختیار كیا ہے .

دیكھیں: الانصاف (2 / 551) شرح الخرشی (2 / 134).

اور دوسرے علماء عدم كراہت كا مسلك ركھتے ہوئے كہتے ہیں: ایسا كرنا صرف افضلیت كو ترك كرنا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" میرے نزدیك راجح ـ واللہ اعلم ـ درمیانہ قول ہے، اور وہ كراہت كا قول ہے، جیسا كہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار كیا ہے، لیكن اگر پہلا شخص قبر میں دفن ہو چكا ہو، اور اپنی قبر میں ٹھرا اور استقرار پا چكا ہو تو وہ اس كا زیادہ حقدار ہے، تو اس وقت دوسرا شخص اس میں داخل نہیں كیا جائیگا، لیكن بہت شدید ضرورت كے وقت ایسا ہو سكتا ہے " انتہی.

دیكھیں: الشرح الممتع (5 / 369).

واللہ اعلم .